استحکام معاشرت میں یوتھ ڈیولپمنٹ کا کردار

(مطالعہ سیرت کی روشنی میں)

*ظلیبیہ

**ڈاکٹر محسنہ

Abstract

In this currant age when youth is tumbling and misguided by liberalism, secularism and social media the last messenger of Allah Almighty is a true source of inspiration for youth. This is because, His "Sirah" is regarded as the last message of Allah, His guidance is declared sufficient for all till the end of this world. Muhammad (SAW) brought a revolution in the lives of the youngsters. This revolution is example-less in the history of mankind. The holy life style of the Prophet (SAW) guides youth at individual and collective level. He stressed that Muslims whether young or old should have good character and good behavior with others. It shows the importance of behavior and character in His teachings. This article presents examples from the Sirah of the holy Prophet (SAW) and the lives of the companions of the holy Prophet (SAW) regarding the youth character of positive and balanced human being.

Key Words: Sirah, Islam, Youth, Muslims, Quran, Sunnah, Development, Society

تعارف:

اسلام اور دیگر تمام الہامی ادیان میں نوجوان نسل کو وہ مقام دیا گیا کہ وہ دوسروں کی رہنمائی کا باعث بنیں۔ اللہ رب العزت نے نوجوان نسل کو دوسروں کی رہنمائی کے لیے چنا اور انبیاء کی اکثریت کو نبوت کی ذمہ داری جوانی میں ملی۔ حضرت ابراہیمؑ نے جوانی کے دور میں بت پرست قوم کو ہدایت کی جانب بلایا اور طاغوتی قوت کے سامنے دین کی سربلندی کے لیے کسی آزمائش سے نہ پیچھے ہٹے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آگ کو بھی ابراہیمؑ کے لیے امان دینے والی بنا دیا۔[1] حضرت یوسفؑ کے لیے قرآن پاک میں نوجوان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ حضرت یوسفؑ نے بہت سے مصائب کا سامنا کیا مگر کبھی اپنے رب سے شکوہ نہ کیا۔ حضرت ہارونؑ، حضرت یحیٰؑ جوانی میں حق کی سربلندی کے لیے باطل قوتوں کا سامان کرتے

---

*ریسرچ اسکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، لاہور کالج ویمن یونیورسٹی، لاہور

**پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، لاہور کالج ویمن یونیورسٹی، لاہور

رہے اور اللہ رب العزت نے انہیں کامیابیاں عطا فرمائیں اور ان کے سامنے تجربہ کار اور دنیاوی طاقت رکھنے والے طاغوت خاک ہوئے۔ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے نبوت سے قبل بھی اپنی تمام زندگی پاکیزگی میں گزاری۔ آپ ﷺ وحی الہی سے قبل ہی اپنی عادات و کردار سے پورے عرب میں صادق وامین سے جانے جاتے تھے۔ آپؐ کی صداقت کی گواہی دشمنان بھی دیتے۔ آپؐ نے جب کلمہ حق کی جانب دعوت دی تو ابتدائی قبول کرنے والوں میں نوجوان نسل ہی پیش پیش تھی۔ ان نوجوانوں نے اسلام قبول کیا اور ہر دنیاوی ڈر اور مصیبت کو پس پشت ڈالتے ہوئے اسلامی احکامات کو اللہ کی ہدایت اور تعلیمات نبویؐ کے ذریعے تقویت بخشی۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے اسوہ پر ہی عمل پیرا ہو کر سرکش قوتوں کے سامنے اپنا لوہا منوایا۔ یہ تحقیقی مضمون اسی طرح کے ایک مطالعے پر مشتمل ہے جو سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی حیات مبارک کی رہنمائی سے تحریر کیا گیا ہے تاکہ اس بات کی جانب نشان دہی کی جائے کہ مسلم معاشرے میں نوجوان نسل کو کس طرح عمدہ کردار اور عمدہ سوچ کے حامل ذمہ دار انسان بنایا جا سکتا ہے۔ اس مضمون کو فی الاصل پاکستانی معاشرے کی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے لہذا یہ ایک مفید مطالعہ ثابت ہو گا۔

اسلامی تناظر میں نوجوان (Youth):

اسلام نوجوان نسل کی عمر کا دورانیہ 40 سال تک قرار دیتا ہے۔ اسلام میں 10 سال میں نماز کے لیے بچے پر سختی کرنے کا حکم اس بات کی خبر دیتا ہے کہ اس عمر میں ایک فرد کے لیے فرائض کی ادائیگی کی عمر کا آغاز ہو چکا ہے۔ قرآن پاک میں نوجوان کی عمر کے لیے لفظ "اَشُدَّہٗ" کا استعمال کیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں سورۃ احقاف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۙ[2]

"یعنی جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا۔"

یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے جوانی کے لیے "اَشُدَّہٗ" اور جوانی تک کے سفر کے لیے "بَلَغَ" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ عربی لغت میں "اَشُدَّہٗ" کا لفظ جوانی کے معنوں میں علم اور فہم کے لیے تیار ہونے کے لیے استعمال کیا گیا ہے جیسے سورۃ یوسف کی آیت 22 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ؕ[3]

لہذا اسلامی احکامات کے مطابق جوانی کو جسمانی و ذہنی طور پر پختہ اور شعور رکھنے والے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ لہذا عمر کا وہ حصہ جس میں انسان جسمانی اور ذہنی طور پر پختگی اختیار کرنے کے قابل ہو رہا ہوتا

ہے نوجوانی کا دور کہلاتا ہے اور یہی وہ دور ہے جس میں ایک فرد اپنے اچھے اور برے رویوں اور راستے کی گرفت اپنے گرد مضبوط کرتا ہے۔ اپنی عادات میں پختگی لاتا ہے۔ اپنے کردار اور اخلاق کو سنوارنے یا بگاڑنے کا آغاز کرتا ہے۔ لہٰذا اسی عمر کے حصے میں اسلامی تعلیمات نبویؐ کی مکمل رہنمائی نوجوان نسل کو بگڑنے سے بچاسکتی ہیں۔ کیونکہ اسی نوجوان نسل نے اس دنیا میں معاشرت کی بنیادیں استوار کرنی ہیں۔

ڈیویلپمنٹ (Development) کا اسلامی مفہوم:

اسلام ڈیویلپمنٹ کے لیے " **اصلاح** " کا لفظ استعمال میں لاتا ہے۔ قرآن پاک کی سورۃ انبیاء میں اللہ کا ارشاد ہے کہ: اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ[4]

یعنی کے اللہ زمین میں انہیں انعامات سے نوازے گا جن کی نشو نما اور ترقی عروج پر ہو گی۔ جو صالح ہونگے اور صالح سے مراد وہ لوگ ہیں جو خواہشات نفس سے باز رہنے والے، عبادت وریاضت میں خالص، دعا، تقوی، اخلاق، ، معاملات میں ہر قسم کی کوتاہی سے پاک ہوں اور اللہ کے احکامات بجالانے والے نیک بندے ہوں۔ یعنی دینی تعلیمات اخذ کرنے اور ان پر عمل کرنے میں عروج اور ترقی کے متحمل ہوں۔ اس لیے اسوہ رسولؐ نوجوان نسل کو ڈیویلپمنٹ کے اس درجے پر پہنچنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

یوتھ ڈیویلپمنٹ اور استحکام معاشرت:

معاشرے کے استحکام کے لیے نوجوان نسل کی ترقی بہت ضروری ہے لیکن ترقی کی نوعیت ایسی ہوناضروری ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے ہدایت کا راستہ اور مشعل ثابت ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے نوجوان نسل کو اپنی سیرت اور تعلیمات کے ذریعے وہ ہدایت دی کہ مستحکم معاشرت کی بنیادیں نوجوان نسل کے ذریعے مضبوط و مربوط کی جاسکتی ہیں۔ آپؐ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں نوجوان نسل کے لیے ایسا لائحہ عمل موجود ہے کہ نوجوان نسل کے لیے کسی چیز کی حجت باقی نہیں رہتی۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت آپؐ کی حیات مبارکہ، تعلیمات و احکامات یوتھ ڈیویلپمنٹ میں بنیادی ماخذ کا کردار ادا کرتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[5]

نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہمارے لیے بہترین عملی نمونہ عطا ہوا ہے چنانچہ نوجوانوں کی راہ نمائی کے لیے سیرت رسولؐ کی روشنی میں ذیل میں چند نکات کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے:

سیرت رسولؐ کی رہنمائی میں یوتھ ڈیویلپمنٹ :

نوجوان کی اصلاح کے لیے رسول ﷺ نے اپنی حدیث میں سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جن میں سے چھ کا تعلق نوجوانی کی عمر سے ہے۔ جس میں وہ ان احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ "سات خوش نصیب ایسے ہیں جن کو روز قیامت اللہ اپنے سائے میں جگہ دے گا: 1۔ انصاف کرنے والا حکمران 2۔ ایسا نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ہو گی 3۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں ہی لگا رہتا ہے 4۔ وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کریں، اسی کی خاطر ملیں اور اسی کی خاطر جدا ہوں 5۔ وہ آدمی جسے کوئی اونچے مرتبے والی خوبصورت عورت دعوتِ گناہ دے مگر وہ یہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں 6۔ وہ آدمی جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی اس کے صدقے کا علم نہیں ہوتا 7۔ وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسو گرتے ہیں۔"[6]

یعنی اللہ کی خاص رحمت وبرکت کے حقداروں کے چھ امور انسان نوجوانی اور جوانی کے عرصے میں گزارتا ہے۔ سیرت رسولؐ کی روشنی میں یوتھ ڈیویلپمنٹ کے پہلوؤں کا مطالعہ درج ذیل ہے:

1۔ سیرت رسولؐ کی رہنمائی میں یوتھ ڈیویلپمنٹ بذریعہ ٔتعلیم:

نبی ﷺ معاشرے کی تشکیل میں انسانیت کے کردار کی تعمیر میں تعلیم کو بہت اہمیت دیتے تھے کیونکہ پہلی وحی کی ابتداء بھی اقراء سے کی گئی۔ نبی ﷺ نے مسلمانوں کا فرض عین پورا کرنے کے لیے اور انہیں تعلیم کی جانب راغب کرنے کے لئے غزوہ بدر کے موقع پر لکھنا پڑھنا سیکھانے کے بدلے قیدیوں کی رہائی عمل میں لائی۔[7] نبی ﷺ نے تعلیم کے لیے مسجد نبوی میں اور قبا کے چبوترے پر ابتدائی تعلیمی مرکز قائم کیا۔ صحابہ کرام کے وفود علم کی غرض سے دوسرے علاقوں کا سفر کرتے اور تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ یہی وہ معاشرت تھی جس کی گھٹی میں جہالت سمائی ہوئی تھی مگر نبی ﷺ نے حکم الٰہی سے تعلیم کو اس جہالت کے خاتمے کی کڑی قرار دیا۔ کیونکہ درحقیقت تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے اچھائی اور برائی کی تفریق عمل میں لائی جاسکتی ہے۔[8] اور اسلامی تعلیم کا مقصد دین کی معرفت کا حصول ہے یعنی "تفقه فی الدین" ہے۔ نبی ﷺ فرماتے کہ جب اللہ کسی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ نبی ﷺ نے حضرت ابن عباس کو سینے سے لگا کر دعا دی کہ اللہ اسے اپنی کتاب کا علم عطا فرما۔[9] اسی طرح تعلیم واصلاحِ نوجوانان کے لیے ابتدائی قدم مسجد نبوی میں قائم کیا جانے والا چبوترا تھا جسے تعلیم واصلاح کا مرکز بنایا گیا تھا۔ یہاں صحابہ کرام علم و تعلم کے لیے ہر وقت جمع

رہتے تھے۔ یہ چبوترا اصحاب صفہ کہلایا۔ نبی اکرم ﷺ اصحاب صفہ کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ آپؐ بھوک کی حالت میں بھی ان کی تعلیم کو اول ترجیح دیتے۔ یہاں تک کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ شدید بھوک کی حالت میں تھے کہ پیٹ کے ساتھ پتھر باندھ کر اصحاب صفہ کو تعلیم دے رہے تھے۔[10] **مقصد** صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی اصلاح تھی جس کو بھوک و پیاس کی ہر احتیاج سے زیادہ ترجیح دی گئی۔ یہی اصحاب صفہ تعلیم کے حصول کے بعد معلم بنے اور علم کی ترویج میں کام کرنے لگے۔ اگر نو عمر صحابی ابو سعید خدری کی بات کریں تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ معلم بھی تھے۔ جب نوجوانوں کو اپنی مجلس میں آتے دیکھتے تو کہتے کہ رسولؐ کی وصیت کو مرحبا۔ آپؐ نے وصیت فرمائی تھی کہ ہم تم لوگوں کے لیے مجلس میں گنجائش نکالیں اور حدیث کا علم سکھائیں تا کہ ہمارے بعد تم لوگ ہمارے جانشین اور حدیث کے عالم بنو ۔[11] **مقصد** یہ تھا کہ آج کی نسل نوجوان نسل کی تعلیم و تربیت کرے تا کہ یہ نوجوان نسل آنے والی نسلوں کی اصلاح میں کردار ادا کریں۔ یہی نبی ﷺ کی طرز معاشرت تھی کہ جس کے ذریعے وہ مسلمان نوجوان نسل میں یہ روح پھونکی جارہی تھی کہ حکم الہی کے مطابق جاہل اور عالم برابر نہیں ہو سکتے۔[12]

2۔ کسب و اکل رزق حلال کی اہمیت اسوہ رسولؐ کی رو سے

نبی ﷺ نے رزق کے لیے کوشش کرنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ رزق حلال دیگر فرائض کی ادائیگی کے بعد فریضہ ہے کیونکہ آپ ﷺ ایک معاشرہ تشکیل دے رہے تھے جس میں نوجوان نسل کی اصلاح کارفرما تھی۔ نبی ﷺ ایک عظیم اور بہترین تاجر تھے۔ تجارت کے اصول و ضوابط صحابہ کے لیے عملی انداز میں پیش فرماتے۔ تجارتی مال میں ملاوٹ کو آپ نے انسانی دشمنی قرار دیا۔ تجارتی معاملات پر غور و فکر کے لیے ایک دن منڈی تشریف لے گئے اور آستین اوپر کر کے غلے کے ایک ڈھیر میں ہاتھ رکھا۔ اور غلہ میں نمی محسوس کی اس پر تاجر سے اس نمی کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ بارش کی وجہ سے غلہ نم ہو گیا تھا اس لیے اسے ملا دیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرامایا کہ گیلا مال اوپر رہنا چاہیے تھا ۔ تا کہ خریدنے والے اس کو دیکھ سکتے جس نے ملاوٹ کا مال فروخت کیا وہ ہم میں سے نہیں۔[13] نبی اکرم ﷺ نے امانت دار شخص کی عزت افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ روز قیامت صادق اور امین تاجر صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہونگے۔ کیونکہ نبی ﷺ ایک عظیم معاشرت کی بنیاد عمل میں لا رہے تھے۔ جس کا مقصود دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ آخروی زندگی کی کامیابی بھی ہے۔

3۔ حقوق و فرائض کے ضمن میں احساس ذمہ داری اور سیرت رسولؐ:

نبی اکرم ﷺ نے آداب معاشرت کی بابت میں عرب کے غیر مہذب لوگوں کو علم و تہذیب سے آشنا فرمایا۔ ہر شخص کی جان و مال اور عزت و آبرو دوسرے پر حرام قرار دی اور عمل سے اس کی تربیت بھی کی۔ آداب معاشرت کے ضمن میں سورۃ احزاب کی تعلیمات کی عملی تفسیر پیش کی۔[14] آپؐ نے تمام اصحاب کو اجازت طلب کر کے کسی کے گھر میں داخلے کی تعلیم دی اور اگر جواب اجازت نا ملے تو واپس لوٹ جانے کا حکم دیا۔ یہ تھی طرز معاشرت کے سنہری اصول جس نے ایک غیر مہذب قوم کو دنیا کی واحد مہذب قوم بنا دیا۔[15] غلاموں کے حقوق متعین فرمائے انہیں بھائی قرار دیا۔ آپ ﷺ نے واضح کیا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں جیسا خود کھایا کرو ویسا ہی انہیں کھلایا پلایا کرو۔ یہی وجہ تھی کہ غلامی کا خاتمہ ہو گیا۔ ذات پات، امیر غریب کا فرق ملیا میٹ ہوا۔[16] حضرت محمدؐ نے چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کے احترام کا سبق پڑھایا۔ تاکہ سماجی احترام اور عزت کی بناء پر معاشرہ فلاح کی جانب گامزن ہو۔ بزرگوں کی توقیر پر آپؐ کا فرمان ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بڑوں کا احترام نہیں کرتا اور چھوٹوں پر مہربانی نہیں کرتا۔ 17 اسی طرح چونکہ اللہ رب العزت نے اپنی عبادت کے بعد والدین سے احسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔[18] خاندان کی بقاء اور اخلاقی اقدار کی حفاظت کے لیے والدین سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ اس لیے نبی اکرم ﷺ نے والدین کی خوشی کو شرک کے علاوہ ہر معاملے پر مقدم رکھنے کا حکم دیا ۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی: میں جہاد میں شریک ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟" اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "تیرے لیے ان کی خدمت کرنا ہی جہاد ہے" ۔[19] والدین کے حقوق کی وضاحت میں نوجوان نسل کو آگاہ کیا کہ جہاد جیسے فریضہ کی قبولیت اور اس کا اثر بھی اسی وقت ہے جب والدین کی رضا شامل ہو۔ اور ان کی اجازت سے ہی جہاد پر گیا ہو اس حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسولؐ سے دریافت کیا کہ اعراف کون لوگ ہوں گے آپؐ نے فرمایا جو والدین کی اجازت کے بغیر اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے گئے اور شہید ہوئے۔ اب ان کا درجہ شہادت ان کو دوزخ جانے سے روکتا ہے اور ان کا والدین سے اجازت نہ لینا ان کو جنت میں جانے سے رکاوٹ ہے۔[20]

یہی احکامات تھے جنہوں نے ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جس نے ایک پاکیزہ معاشرے کی بنیادیں اور مثالیں نوجوان نسل کے لیے مضبوط کیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حقوق کے ضمن میں نوجوان نسل کو اپنے اردگرد کے لوگوں کا خیال کر کے ایثار، قربانی، ہمدردی، غم خواری کی تعلیمات کا درس دیا

ہے۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "حضرت جبرئیلؑ بار بار مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے تا آنکہ مجھے خیال گزرا کہ شاید وہ اسے وراثت میں شریک کر دیں گے۔[21]" نبی اکرم ﷺ نے پڑوسی کی عزت آبرو کی حفاظت کا حکم دیا جو ایک معاشرتی ضرورت ہے۔ یہاں نوجوان نسل کے لیے ایک سبق ہے کہ معاشرت کی جڑوں کی مضبوطی میں اول ہمسایہ کے حقوق کی پاسداری ہے۔ حقوق زوجین کے بارے میں سیرت رسول کا مطالعہ کیا جائے تو آپ ﷺ اپنی ازدواج میں انصاف و مساوات ملحوظ فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کم عمر تھیں اس لیے ان کے لیے انکی سہیلیوں کو کھیلنے کے لیے بلوا بھیجتے۔ خود بھی بعض اوقات ان کی فرمائش پوری کرتے تھے محبت کا عالم ایسا تھا کہ حالت روزہ میں ان کے ساتھ پیار سے پیش آتے۔[22] یہ تھا نبی اکرم ﷺ کا طرز حیات جس میں نبی اکرم ﷺ نے زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی اور مسلم نوجوانوں کے لیے عملی تفسیر چھوڑی ہے۔ جس کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی تھا اور ان اصولوں کے بغیر قطعاً معاشرتی بہتری عمل میں نہیں لائی جاسکتی۔

4۔ حق تلفی کی ممانعت کے بارے میں سیرت سے رہنمائی:

نبی اکرم ﷺ نے برائی کا راستہ روکنے کے لیے اور نوجوان نسل کو دین کی دعوت پر مائل کرنے کے لیے برائی کے خاتمے کی تعلیم دی۔ تاکہ حق تلفی کا راستہ روکا جائے اور معاشرہ عدل وانصاف کا گہوارہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے جو برائی کو دیکھے وہ ہاتھ سے روکے اگر یہ بس میں نہ ہو تو زبان سے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے برا سمجھے"۔[23] یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ نوجوان ہیں جو دوسروں کو تبلیغ دین کے ساتھ ساتھ برائیوں کو ہاتھ سے روکنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں اور اگر نوجو ان نسل ہی اپنے حق گوئی اور حق پسندی کو اپنی ذمہ داری جانیں تو معاشرے کی بہت سی بُرائیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حق تلفی کی ممانعت کی اس حوالے سے یتیم اس کا زیادہ نشانہ بن سکتے ہیں اس حوالے سے عملی مثال پیش کی کہ مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے دو یتیم بچوں کی زمین کی قیمت ادا کی جبکہ ان بچوں نے قیمت وصولی سے انکار کیا تھا۔ اس کے علاوہ قبیلہ نجار نے ادا کرنے کا عندیہ دیا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق سے یہ قیمت دلوائی اور تعمیر مسجد میں خود کام کرتے اور ساتھ ساتھ فرماتے جاتے فائدہ آخرت کا ہی ہے انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔[24] یہی تھی انصاف پر مبنی وہ طرز معاشرت جس کا عملی ثبوت نوجوانوں کے لیے پیش کیا گیا تاکہ وہ معاشرے کے معمار ہر قسم کی ناانصافیوں کا خاتمہ عمل میں لائیں۔ اور معاشرہ اسلامی اقدار اور اطوار کا ضامن ہو۔

5۔ شرم و حیاء، عفت و عصمت کی حفاظت اور سیرت رسولؐ:

شرم و حیاء کسی بھی معاشرے کا وہ وصف ہے جو اگر موجود ہو تو با کردار اور اگر نا ہو تو بد کردار معاشرہ نمو پاتا ہے۔ شر و حیاء ایک اخلاقی وصف ہے لیکن در حقیقت یہ اخلاقی وصف ہی انسان کا بنیادی وصف ہے جو دین اور دنیاوی زندگی میں خیر یا شر کا باعث بن سکتا ہے۔ اس حوالے سے حضرت محمدؐ نے نوجوانوں کو اس کی اہمیت کا پتہ دیتے ہوئے فرمایا کہ "سابقہ انبیاء کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو دل چاہے وہ کرو۔[25]" ۔

نوجوان نسل کی عفت کی حفاظت کے لیے نبی اکرم ﷺ نے نوجوان نسل کو خاص طریقہ بتلایا ہے تاکہ بے راہ روی سے بچا جاسکے اور انسانی فطرت میں موجود کمزوریوں پر قابو پایا جاسکے۔ اور معاشرہ نوجوانوں کے ذریعے پاکیزہ سکونت قرار پائے۔ نفسانی خواہشات کے غلبے کا سامنا کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ نے نوجوانوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور روزہ کے ذریعے اپنے نفس کا مقابلہ کرنے کی تعلیم دی۔ اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک اسے پھاڑ نا ڈالے۔[26] نبی اکرم ﷺ نے نوجوانوں کی عصمت کی حفاظت کے لیے نکاح کی سنت کی ادائیگی کا حکم دیا۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لیے اس معاملے پر بھی نوجوانوں کو رہنمائی دی گئی ہے کہ نکاح کے ذریعے اپنی شرم ملحوظ رکھی جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے نوجوانوں کو معاف کرنے کا درس دیا۔ یہی وجہ تھی کہ فتح مکہ کے موقع پر اپنے تمام دشمنوں کے لیے عام معافی کا اعلان کیا۔ آپؐ نے نوجوان نسل کو ایک پاکیزہ زندگی کے لیے رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ "اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرلے، اس لئے کہ نکاح نگاہوں کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔"[27]

6۔ دعوت و تبلیغ اور سیرت رسولؐ:

اسلام کے ابتدائی ایام کی بات کی جائے تو مسلمان نوجوانوں نے بہت سی قربانیاں دی۔ نو مسلم نوجوانوں نے اپنے خاندانوں کی جانب سے اذیتوں اور تکالیف کا سامنا کیا لیکن دل میں دین کی محبت اور نبی اکرم ﷺ کی وابستگی کا ایسا عالم تھا کہ دنیاوی طمع پاش پاش ہوگیا۔ اس حوالے سے اگر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی مثال لی جائے تو حضرت معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے خوب رو، خوش لباس، خوشبوؤں میں معطر رہنے والے نوجوان تھے جنہوں نے غربت کو اپنا خیال میں بھی نا دیکھا تھا۔ لیکن جب اسلام لائے اور خاندان دشمن اولین میں شامل ہوا تو دنیاوی زیبائش کو روندتے ہوئے اسلام کی حقانیت کا قائم رہے۔ حضرت معصب پہلے داعی نوجوان تھے جو دوسرے علاقوں کی جانب دین حق کی دعوت اور

تعلیم عام کرنے بھیجے گئے۔[28] دین حق کی دعوت مسلمان امہ پر فرض کفایہ ہے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں آج نوجوانوں کا فرض اول ہونا چاہیئے کہ دین کی تبلیغ کی جانب قدم بڑھائیں اور راہ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی فلاح کا سامان کریں۔ کیونکہ دعوت و تبلیغ کی تعلیم دیتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کو تعلیم دی کہ جو لوگ موجود ہیں وہ یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود نہیں۔[29] اسی طرح نوجوانوں کو بھٹکنے سے بچانے کے لیے اور ہر برائی کی جڑ کو ختم کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر جھوٹ نہ بولو، بلاشبہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔[30] رسول اللہ ﷺ ابتداء جنگ کرنے یا حملہ آور ہونے سے منع کرتے۔ بلکہ اس سے قبل دعوتی خطوط بھیجے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید کو اشاعت اسلام کے لیے بھیجا اور حضرت خالد تعلیم دینے کے لیے وہاں رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں واپس بلوایا اور ساتھ وہاں سے چند سرداروں کو بھی بلوایا۔ اسی وفد میں قیس بن الحصین آئے ان سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کہ جاہلیت میں جس کسی نے تم سے جنگ کی مغلوب ہوا۔ اس پر انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم جنگ کے لیے پہل میں چڑھائی نا کرتے تھے جب لڑائی کے لیے جمع ہوتے تو متفرق نا ہوتے اور ظلم کی ابتداء نا کرتے تھے۔[31]

7۔ اخوت و بھائی چارہ، خیر خواہی اور سیرت رسول ﷺ:

آج جنہوں نے دنیاوی مفادات کی خاطر اخوت کے رشتہ کو بھلا دیا جو رسولؐ نے بنایا تھا وہ آج زوال سے دوچار ہیں۔ لہذا اس زوال کو عروج کی جانب لے جانے کے لیے نوجوان نسل کو اخوت و بھائی چارے کا پرچار عمل میں لانا ہوگا۔ کیونکہ آپؐ نے فرمایا: ”اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں ایک دوسرے کے عیوب کی جستجو نہ کرو اور نہ کسی کی جاسوسی ہی کرو۔ آپس میں حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو اور نہ باہم بغض ہی رکھو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔[32]“ اخوت کی انہی بنیادوں نے ایسا تعلق استوار کر دیا کہ غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام قریش کے سازوسامان کے ساتھ چلنے پر حکمت عملی کے بارے میں مشورہ دریافت کیا۔ مہاجرین نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کا فوری خوشدلی سے جواب دیا جبکہ انصار نے خاموشی اختیار کی آپؐ نے دوبارہ دریافت کیا تو نوجوان سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ہم مدینے کے باہر اندر آپ کے حکم کے تابع ہیں آپ کی رسی سے ہماری رسی بندھ گئی ہے اگر آپ سمندر میں داخلے کا بھی حکم دیں گے تو ہم پیچھے نا ہٹیں گے۔ حضرت مقداد نے اس پر خوب یہ بھی کہا کہ ہم موسیٰ کی قوم کی طرح نہیں

کہ جنہوں نے کہا تھا کہ جاؤ تم دشمنوں سے لڑو ہم یہی بیٹھے ہیں بلکہ ہم آپؐ کے دائیں بائیں پیچھے لڑیں گے۔[33] نبی ﷺ کی طرز معاشرت عروج پر تھی محبت واخوت کا درس دیتے ہر چھوٹے بڑے، مسلمان اور غیر مسلم کو سلامتی کی دعا دیتے۔ آپؐ ہمیشہ چھوٹے بڑے کو سلام کرنے کا حکم دیتے جب کسی محفل میں آتے تو سلام میں پہل کرتے اور جب محفل سے تشریف لے جاتے تو سلامتی کی دعا کے ساتھ تشریف لے جاتے۔ حضرت انس کی روایات سے ہے کہ ایک مرتبہ کسی محفل میں مسلم اور غیر مسلم بیٹھے تھے آپؐ نے سب کو سلام کیا۔[34]

8۔ نعمتوں پر شکر گزاری اور اسوہ رسول ﷺ:

حضرت محمدؐ نے شکر گزاری کو حکم دیا۔ ہر مصیبت و پریشانی میں اپنی زبان سے مایوسی وناامیدی اور بد دعا کا ایک جملہ نا نکالا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپؐ صحابہ کرام کو اللہ کی دی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دیتے۔ اور اس کا مقصد صرف صحابہ کو ہی اللہ کے شکر گزار بندے نا بنانا تھا بلکہ آنے والی نسلوں کو احکامات رسول اور سنت صحابہ پر عمل پیرا ہونے کی تعلیم دینا تھا۔ ابو الھثم بن التیہان انصاری ایک صحابی رسول تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغ تھے۔ آپؐ اور چند دوسرے اصحاب ان کے گھر تشریف لے گئے خاتون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ گھر موجود نہیں کنویں سے پانی لینے گئے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں ابو الھثم بن التیہان آئے اور کھجوروں کا خوشہ اتار لائے اور نبیؐ کو پیش کیا آپؐ نے فرمایا کہ تم نے پختہ اور نیم پختہ کھجوروں کو الگ الگ کیوں نا کیا اس پر انہوں نے جواب دیا تاکہ آپ اپنے ذوق کے مطابق تناول فرمائیں۔ تمام اصحاب اور آپؐ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور ٹھنڈا پانی پیا اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھ ہو گی۔ یعنی ٹھنڈی چھاؤں، پاکیزہ کھجوریں اور میٹھا پانی۔[35] صحابہ کرام نے اپنی زندگیوں کو نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق گزارا۔ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرتے اور عملی شکر کی صورت میں غرباء اور ناداروں کی مدد کرتے رہے بلکہ اپنی زندگیاں انسانی فلاح کے لیے وقف کر دی۔ نوجوان صحابہ اس خدمت میں پیش پیش رہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بات کریں تو آپ کی زندگی سے انسانی رفاہ کے بہت سے امور ملتے ہیں۔ جن سے آپ نے انسانیت کی خدمت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بے آباد زمینوں کی آبادی کاری کے لیے غلاموں کو آزاد کر کے ذریعہ معاش فراہم کیا۔ معاشی ابتری کا شکار لوگوں کے لیے زرعی اوزار خرید کر ان کی مدد کی۔ آپ مقروضوں کے قرض معاف کرتے اور ان کے قرض کی ادائیگی کرتے تھے۔[36]

9۔ مختلف امور میں مشاورت کا حکم اور سیرت سے رہنمائی:

نبی اکرم ﷺ نے رائے اور مشاورت کی بنیاد رکھی تھی۔ غزوہ خندق کے موقع پر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خندق کی کھدائی کا مشورہ دیا۔اور پھر مشرک و کفار کے تمام گروہوں کے مل جانے پر نبی اکرم ﷺ نے صحابہ سعد بن معاذ اور سعاد بن عبادہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے تو ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں اور ہم ہر حال میں راضی ہیں۔ یہ امثال کامیابیوں کا عملی ثبوت ہیں۔[37] مشاورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ترغیب کا ایک واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ عرب میں کھجور کے تنوں میں پیوند لگانے کا رواج تھ نبی اکرم ﷺ نے پیوند لگانے سے منع کیا تو تمام اصحاب پیوند لگائے بغیر کھجور کی کاشت کرنے لگے۔اگلے سال کھجور کی فصل گھٹ گئی۔ نبی اکرم ﷺ کے جب پیوند نالگانے کے باعث اس تبدیلی کا علم ہوا تو فرمایا کہ میں تو ایک آدمی ہوں جب دین کے بارے میں کوئی حکم دوں تو اسے لے لو اور اگر کوئی رائے کے مطابق حکم دوں تو ایسی صورت میں میری حیثیت ایک آدمی سی ہے۔[38]

صحابہ کرام نے ہمیشہ نبی اکرم ﷺ کے احکامات اور قرآن پاک کی عملی تفسیر کو سنت نبی اکرم ﷺ کی طرح تازہ رکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب خلافت کے لیے امیر چننے کا موقع پیش آیا تو بعض لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خلافت کی پیش کش کی مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کام رواداری اور جلدبازی کا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ شوریٰ باہمی مشورہ سے امیر مقرر کرے گی۔ انتخاب میرا تمہارا کام نہیں یہ کام اہل بدر اور شوری کا ہے جس شخص پر اہل بدر اور شوری متفق ہو گی وہی خلیفہ ہو گا۔[39] اور اصحاب رسول جب بھی مسئلہ درپیش ہوتا تو مشاورت سے کام لیتے اور ایک شخص کی رائے پر فیصلہ نادیتے۔ اسلام میں مشاورت کا مقصد یہ بھی تھا کہ امور احسن طریق سے انجام پائیں اور ساتھ یہ کہ مسلمانوں کا اتحاد اور یگانگت اور اخوت کا بول بالا رہے۔ اس لیے آج بھی نوجوان نسل کے لیے لازم ہے کہ تفرقات اور فرقہ وارانیت کو ہوا دینے کی بجائے استحکام معاشرت کے لیے مشاورت کو عمل میں لائیں تاکہ اہل علم کا علم تمام امہ کے لیے نفع بخش ہو سکے۔ نبی اکرم ﷺ نے نوجوان نسل کو بہترین معاشرت کی بنیادیں مساوات اور برابری کے اصولوں پر فراہم کی ہیں۔ اسلام ایسا دین ہے جس کی بنیاد ہی مساوات اور برابری کے معاشرتی اصول تھے۔ معاشرتی اصولوں کے ضمن میں ذات، پات اور نسل و رنگ کی تفریقات نے عالم اسلام کی انفرادیت کو واضح کیا۔

10۔ مساوات و برابری اور اسوہ رسول:

سیرت رسول ﷺ سے برابری و مساوات کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ جن میں ایک مثال بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی بھی ہے جس وقت عرب اونچ نیچ، ذات پات کے تفرقات میں پڑے تھے نبی ﷺ نے اس نظام کو پاش پاش کیا اور تقوی پر اسلامی بنیادوں کا عملی ثبوت دیا۔ اور اسی نتیجہ میں ایک غلام مؤذن اول قرار پائے۔[40] آج ہماری نوجوان نسل امتیازات اور امیری غریبی کے دلدل میں پھنس کر حقیقی معیار فضیلت کو بھول رہی ہے۔ وہ معیار جو صرف تقویٰ کی بناء ہر رکھے گئے تھے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مساوات و برابری کی بنیادوں کو نوجوان نسل میں مستحکم کیا جائے تاکہ ایک مستحکم معاشرت کا قیام یقینی ہو۔ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے زیر اثر مساوات ظاہری اور اخوت باطنی کا دور دورہ رہا۔ یہی وجہ تھی کہ یہودیوں کا زر خرید غلام سلیمان فارسی "منا اھل البیت" کے درجے پر فائز ہوئے۔[41]

11۔ نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سماجی امور میں شمولیت :

نوجوان صحابہ رضی اللہ عنہم سماجی معاملات اور اسلام کی سربلندی میں پیش پیش رہے۔ اس حوالے سے اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے امور کا مطالعہ کیا جائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے مختلف اوقات میں مشرکین مکہ کی جانب سفیر بنا کر بھیجے گئے۔ ان میں ایک واقع بیعت رضوان کا بھی پیش آیا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ کی جانب یہ واضح کرنے کے لیے بھیجا گیا کہ مسلمان لڑنے کی غرض سے نہیں صرف عمرہ کی غرض سے مکہ آرہے ہیں اس پر چند جوشیلے کفار نے جنگ کرنے کی تجاویز دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسی صورت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ غلط فہمی دور کرنے کے لیے سفیر کی حیثیت سے بھیجا۔[42] اسی طرح صلح نامہ حدیبیہ کے کاتب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صلح نامہ حدیبیہ کے نکات کو نبیؐ کے حکم پر تحریر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر کا آغاز محمد رسول اللہ سے کیا مگر مشرکین کے اعتراض پر رسول اللہ ﷺ نے اسے مٹانے کا حکم دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے شدید محبت اور احترام کے باعث نام مٹانے پر خود مٹایا۔ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر حدیبیہ لکھی۔[43] نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب سے دینی مآخذات سے مسائل کا حل اور قرآن و سنت کے مطابق فیصلوں کی بنیاد کو نبی اکرم ﷺ نے پسند فرمایا۔ تاکہ نئے پیدا ہونے والے مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں اور قرآن و سنت سے قریب تر احکامات کے ذریعے کیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ کے

فقیہ ہونے کی سند دی اس حوالے سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: "من اراد ان یسال عن الفقه فلیات معاذ بن جبل"[44] جسے کوئی فقہی مسئلہ دریافت کرنا ہو معاذ سے پوچھ لیا کرے۔

12۔ عصر حاضر کا نوجوان اور استحکام معاشرت :

حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ قرآن پاک کی عملی تفسیر ہے۔ قرآن پاک پر عمل کر کے ہی اور تعلیمات محمدؐ کو اپنی زندگی میں رائج کر کے ہی مسلم امہ فلاح کی جانب گامزن ہو سکتی ہے۔ آج ہماری نوجوان نسل کو جس قدر اسوہ رسول ﷺ اور اسوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے پہلے کبھی نہ تھی اس لیے کہ پاکستان میں نوجوانوں کی تعداد اس درجے پر ہے کہ انہی کے ہاتھ میں ہمارا قومی مستقبل ہو گا اور انہی کی کارکردگی پر استحکام معاشرت کا انحصار ہو گا۔ایسے میں نوجوانوں کی تربیت اور بہترین پرورش ہونا ناگزیر امر ہے۔ وہ نوجوان جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی طرح نیک، صالح، ذمہ دار، مہذب، اعلیٰ اخلاق اوصاف کے حامل، جدید تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ دینی شعور رکھنے والے اور تقویٰ کی صفت سے متصف ہوں گے وہی دور حاضر کے فتنوں اور مستقبل کے خطرات سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے۔ بلاشبہ پاکستان کو ایسے ہی قابل نوجوانوں کی ضرورت ہے جو سخت کوش اور محنتی ہوں۔ یہی نوجوان معاشرتی بگاڑ سے پاکستان کو بچانے میں معاون ہوں گے۔ آج عالمی صورت حال یہ ہے کہ نوجوانوں کی کثیر تعداد ذہنی و ہیجانی انتشار کا شکار ہے۔ مسلمان نوجوانوں کا ایسی حالت میں گرفتار ہونا بعید از قیاس ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان نوجوان بھی پریشان حال اور پراگندہ ذہنی کیفیت سے دوچار ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ دین سے دوری اور روح سے روحانیت کا تعلق توڑنا ہے۔ جس نے آج اضطراب اور بے چینیوں کو بڑھا دیا ہے۔ نتیجتاً یہ ایک انتہائی عبرت ناک امر یہ ہے کہ قرآن اور حدیث و سنت اور سیرت سے تعلق جوڑنے کی بجائے ہماری نوجوان نسل ذہنی امراض کے ڈاکٹروں اور نفساتی امراض کے ماہرین کے قدموں میں جا بیٹھے ہیں۔ جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان نسل میں سیرت سے نوجوان نسل کی روحانی اصلاح کی جائے۔ قرآن پاک اور سنت کے ذریعے مسلمان نوجوانوں کی ذہنی نمو اور تازگی برقرار رکھی جائے۔ اسوہ رسولؐ کی عملی تفسیر اسوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے واقعات و معاملات سے حاصل کی جائے۔ اور اس معاشرت کو تازہ کیا جائے جسے نبی اکرم ﷺ نے تشکیل دیا تھا اور جس کا عملی نتیجہ یہ نکلا کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا طرز معاشرت ہی تھا کہ دشمن دوست بن گئے اور پھر اسلام کی سربلندی کے لیے جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ حضرت خالد بن ولید، حضرت عمر فاروق، بریدہ بن الحسیب رضی اللہ عنہم اسلام کی راہ میں مشکلات ڈالنے کی نیت رکھتے

تھے کہ اللہ کی طرف سے ہدایت اور نبی اکرم ﷺ کی صداقت و امانت اور معاشرتی اقدار نے ایسا متاثر کیا کہ اسلام کے لیے قربانیوں میں پیش پیش رہے۔[45] یہ نبی اکرم ﷺ کا ہی طرز معاشرت تھا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے عہد میں بے پایاں کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ خلیفہ دوم کے عہد میں جب قیصر و کسری کے خزانے مغلوب ہو رہے تھے۔ انہوں نے ایک ضعیف عیسائی شخص کو کشکول لے کر مانگتے دیکھا تو مضطرب ہوئے اور فرمایا کہ اپنی جوانی میں یہ لوگ حکومت کو ٹیکس دیں اور بڑھاپے میں دربدر کی ٹھوکریں کھائیں آپ نے ان ضعیف کا ٹیکس بھی معاف کر دیا اور بلا تفریق مذہب کے وظیفہ بھی مقرر کیا۔[46] عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جذبہ ہمدردی ایسا تھا کہ فرماتے اگر نیل کے گرد کوئی کتا بھی بھوکا مر جائے تو قیامت کے روز اللہ اس بارے میں سوال کریں گے۔[47] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب سے اسوہ کامل پر عمل کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں لیکن صحابہ عنہم کے بعد تابعین کے دور میں بھی نوجوان نسل نے محبت نبی اکرم ﷺ میں اپنی زندگی کے صبح و شام کو سنت کے طریقے پر چلایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے امامت میں نماز پڑھی تو فرمایا کہ "اس نوجوان کی نماز نبی اکرم ﷺ کی نماز سے اس قدر مشابہ ہے کہ میں نے کسی اور کی نماز نہیں دیکھی"۔[48] لہذا آج نوجوان نسل کی فلاح کا واحد اور یقینی راستہ اسوہ رسول ؐ ہے۔

حوالہ جات

[1] Al-Anbia ,21:69
[2] Al -Ahqaf,46:15
[3] Al-Yousuf,12 : 22
[4] Al Anbia,21:105
[5] Al Ahzab,33:21
[6] Al-qashiri, Muslim bin Ḥajjāj(261h), Al-Jami Al-Sahih, Hadith No:1031,Peace Vision publications , 1976
[7] Suleman Mansur Puri, Ashab e Badr, Maktaba Qudusiya, 2000, p 37
[8] Muhammad Asif, Dr. Muhammad Mushtaq Khan and Khalid Zaman, Comparative Study of Analytical and synthetic methods of Teaching Mathematics.Journal of International Academic Research, 2010,10/331,
[9] Bukhari , Abu Abdullah ,Muhammad bin Ismail , Al-Jami Al-Sahih, Kitab ul Ilm,Bab "qolun nabi Allahuma Alimho ul kitaba",Hadith No 75, Darussalam Publishers,2001,
[10] Isfahani, Naeem Ahmad Bin Abdullah , Huliya tul Oliya wa Tabqatul Asfiyah, Darul Fikr liltabaat, 1997,1/342
[11] Al Ramhurmazi Alhassan bin Abdur Rahman, Al Muhadas ul Fasal bain ur Ravi wal Wai, Matbua' Darul Fikr,1/176
[12] Al Zumar,39:9
[13]Muhammad Jamil , Aap(SAW) ka Tehzib o Tamadun , Maktaba Rahmania,2006, P 59

[14] Al Ahzab,33:53
[15] Al-Jauzi , Ibn al Qayyam, Zadul Ma'd fi Huddi Khairul Ibad,Translation: Malih Abadi, Quran Asan tehrik publishers, 2006, p 80

[16] Muhammad Jamil , Aap(SAW) ka Tehzeebo Tamaddun , Maktaba Rahmania , 2006,P 59
[17] Tirmazi,Abu Essa Muhammad bin Essa tirmazi, abwab ul bir wa silati 'an Rasulilahi ,Bab Ma ja fi rahmatis sibyan , Hadith no:1919
[18] Al Isra,17: 23
[19] Bukhari,Al-Jami Al-Sahih,Hadith no: 5972, Darussalam Publishers , 2001,

[20] Al Jazari, ibn Asir bin Hasan, Asad ul Ghaba fi Marifatul Sahaba, Translation:Muhammad Abdullah, Almizan Nashiran wa Tajiran , 8/ 93

[21] Bukhari, Al-Jami Al Sahih,Kitab ul Adab, Hadith no:6014

[22] Al-Jauzi, Ibn al Qayyam, Zadul Ma'd fi Huddi Khairul Ibad, Translation: Malih Abadi,p 64

[23] Muslim Bin Al-Hujaj, Al-Jami Al-Sahih, Hadith no:1031, Peace Vision publications, 1976
[24] Malih Abadi , Abdur Razzaq, Uswa-e-Hasanah ,Tanzim-e-Dawat-e-Quran-o-Sunnah , 2001, p 232
[25] Bukhari,Al-Jami Al Sahih, Hadith no:6121, Darussalam Publishers , 2001,

[26] Nasai, Abdul Rahman Ahmad Bin Shoaib ,Al-Sunan, Hadith no:2233, Darussalam Publishers , 2001
[27] Muslim Bin Al-Hajaj, Al-Jami Al-Sahi, Hadith no: 1400
[28] Ibn E A, Shakoor, Hazrat Mauasab Bin Umar: Preacher of Islam , Adam Publishers & Distributors, 2008, p 5-32
[29] Bukhari,Al-Jami Al Sahih, Kitab ul Ilm ,Bab Leyabligo ul ilma shahido ulgaiba, Hadith no:104
[30] Muslim Bin Al-Hajaj, Al-Jami Al- Sahih, Hadith no:1
[31] Al-Jauzi, Ibn al Qayyam, Zadul Ma'd fi Huddi Khairul Ibad, Translation: Malih Abadi, Quran Asan Tehrik Publishers 2006, 3/ 621,622

[32]Bukhari ,Al-Jami Al Sahih,Kitab ul Adab , Hadith no: 6064

[33] Al-Jauzi, Ibn al Qayyam, Zadul Ma'd fi Huddi Khairul Ibad, Translation: Malih Abadi,p 141

[34] Abid,p 79
[35] Al Jazari, ibn Asir bin Hasan, Asad ul Ghaba fi Marifatul Sahaba, Translation:Muhammad Abdullah, Almizan Nashiran wa Tajiran, 8/ 81
[36] Amir ud Din ,Mehr, Sahaba key Rafahi Kam, Dawat Acedmy, Adara Tehqiqat e Islami, 2011, p 44-48
[37] Suhaili , Abual Qasim Abdurahman , Sirat Ibn i Hisham , Zia ul Quran publications, 3/ 224

[38] Al-Jauzi, Ibn al Qayyam, Zadul Ma'd fi Huddi Khairul Ibad, Translation: Malih Abadi, Quran Asan Tehrik Publishers, 2006, 4/ 211
[39] Quteba Muslim , Al Imamat Wal Siyasat, Maktaba Sajid, 2006, p48
[40] Al-Jauzi, Ibn al Qayyam, Zadul Ma'd fi Huddi Khairul Ibad, Translation: Malih Abadi, p 57
[41] Suhaili,Abual Qasim Abdurahman,Sirat Ibn I Hisham,Zia ul Quran publications ,3/ 224

[42] Gilani, Asad, Methodology of Prophet Muhammad's Islamic Revolution, Feroz Sons, 1989, p 148
[43] Muslim Bin Al-Hujaj, Al-Jami Al- Sahih, Kitab ul Jihad Was Siyar, Bab Sulah Hudaibiya fil Hudaibiya , Hadith no:1783
[44] Al Zahabi ,Muhammad bin Ahmad bin Usman , Tazkira Tul Huffaz, Dar ul Mariful Usmaniya, 2009, 1/20
[45] Salman Mansur puri , Wama Arsalnaka illa Rahmatallil Alamin , Makataba Islamia, 2013, p 52

[46] Shibli ,Naumani, Alfaruq, AlMisbah Publication , 2002, p 322

[47] Ibn Kasir, Emaduddin , Hafiz, Albidayah Wannihayah, Translation Nafis Academy Publications,4/ 211

[48] Al-Jauzi, Ibn al Qayyam, Zadul Ma'd fi Huddi Khairul Ibad, Translation: Malih Abadi, Quran Asan Tehrik Publishers, 2006, p 89